بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ　　نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡکَرِيۡمِ　　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِيۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

معزز قارئین کرام

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔

چند دن پہلے عزیزم حبیب اللہ ورک صاحب نے خلیفہ ثانی کے دعویٰ مصلح موعود کی صداقت کے سلسلہ میں کسی محمود ثانی کا لکھا ہوا ایک مضمون خاکسار کی خدمت میں بھیجا تھا تا کہ میں اس کا جواب لکھوں۔ خاکسار ذیل میں یہ مضمون قارئین کی خدمت میں پیش کر رہا ہے۔ قارئین سے گذارش ہے کہ وہ درج ذیل مضمون کا مطالعہ فرمالیں اور پھر میرے جوابی مضمون کا تقابلی مطالعہ کر کے محمود اوّل اور محمو ثانی (دونوں محمودوں) کے دعاوی کی حقیقت سے باخبر ہو جائیں۔ والسلام

خاکسار

عبدالغفار جنبہ/کیل۔ جرمنی

۷۔ جون ۲۰۱۰ء

Assalam-o-Allikum

Here I attach the copy of the letter of Mahmood Sani. I request you please response me soon for this letter.

Thanks

Habib Virk

☆☆☆☆☆☆☆

بِسم ِ اللہ ِ الرَّحمٰن ِ الرَّحیم ؕ نحمدہ‘ ونصلی علی رسولہ ِ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

سیدنا محمود کے دعویٰ مصلح موعود کی صداقت

مورخہ 8 نومبر 2009ء

عزیز ان افراد جماعت حُضور مسیح موعود . السلام و علیکم و رحمة اللہ و برکاتہ‘

آپ سب حضرات کو معلوم ہے کہ حضرت سیدنا محمود نے ۱۹۴۴ء میں سیدنا حضور مسیح موعود کی پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ جسے عمومی طور پر جماعت مبائعین نے تسلیم کر لیا مگر دیگر احمدی حضرات نے اسے تسلیم نہیں کیا اور آپ کے اس دعویٰ پر اعتراض کرتے رہے۔ پچھلے دنوں کچھ زیادہ تیزی ایسے معترضین ناقدین نے دکھائی ہے بلکہ نعوذ بااللہ یہ بہتان بھی لگایا ہے کہ گویا آپ نے قصداً جھوٹا دعویٰ کیا تھا اور اِس غرض کیلئے ایسے لوگوں نے بظاہر دلائل دینے کی بھی جسارت کی ہے۔

بنابریں اِس صورتِ حال کے اللہ تعالیٰ نے اس ناچیز کے دل میں جو کہ من جانب اللہ محمود ثانی ہونے کا مدعی ہے، یہ تحریک پیدا کی کہ سیدنا محمود کے دعویٰ کے مخالفین ۔معترضین۔ ناقدین اور مکذبین کا اُسی علیم وخبیر کی توفیق اور استعانت سے مدلّل رد لکھوں تا کہ سعادت مند احمدی حضرات پیدا کیئے گئے شبہات اور اعتراضات کا رد کرسکیں اور حضور مسیح موعود کی اِس پیشگوئی کی صداقت پر اُن کے ایمان میں تقویت اور اطمینان پیدا ہو۔ وما توفیقی اِلّا بااللہ ِ العَلیِ العَظَیم o

پیشگوئی مصلح موعود کا عمومی پس منظر:۔ حضرت آدم علیہ السلام کی بعثت کے بعد سے اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمانیت سے سلسلہ مرسلین ۔نبیّن ، مامورین جاری فرمایا ہوا ہے تا کہ اپنی انسانی مخلوق کیلئے ہدایت کے سامان کرے۔ یہ سلسلہ اُس کی سنّت غیر متبدل کے تحت تا قیامت جاری ہے۔ یہی اسلامی تعلیم ہے اور حضور مسیح موعود نے اپنی جماعت کو اس پر مستحکم طور پر قائم کیا ہے۔ یہ سلسلہ مرسلین ۔ مامورین ۔ مجددین اللہ تعالیٰ کے اِس قانون کے تحت ہے جو فرمایا کہ **یلقی الروح من امرہ علیٰ من یشاء ُمن عبادہ(سورۃ المومن ۱۶/۱۷)** یعنی اپنے بندوں میں سے جسے اس لائق سمجھتا ہے انسانی مخلوق کی رہنمائی اور ہدایت کیلئے مرسل بنا کر بھیجتا ہے۔ اسلام سے قبل مختلف ادوار اور اقوام میں اِس الٰہی قانون کا اطلاق اُس پاک ذات نے یوں فرمایا کہ عمومی طور پر کسی بھی فرد قوم کو جسے اُس نے مناسب سمجھا اِس کام کیلئے منتخب کیا۔ مگر بعض اوقات اور ادوار میں یہ سلسلہ صلبی طور پر یکے بعد دیگرے چلایا۔ مثلاً حضرت ابراہیمؑ ، حضرت اسماعیلؑ ، حضرت اسحاقؑ ، حضرت یعقوبؑ اور حضرت یوسفؑ نیز حضرت داؤدؑ کے بعد حضرت سلیمانؑ کو نبوت پر سرفراز فرمایا۔ اسلام میں یہ سلسلہ مجددین کے ذریعہ وقوع پذیر ہوتا رہا تا آں وقتیکہ سیدنا حضور مسیح موعود ابن رسول اللہ کا ظہور ہوا۔ حضور مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے جُملہ انبیاء کے نام دیئے۔ مثلاً محمد ۔ احمد ۔ ابراہیم ۔ آدم ۔ داؤد ۔ عیسیٰ وغیرہ۔ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضور مسیح موعود کے متعلق فرمایا تھا کہ **یتزوّج ویوُلدلہ**۔ نیز فرمایا تھا کہ اگر ایمان ثریا سے بھی معلق ہو جائے تو

ایک رجل فارس یا رجال اُس کو وہاں سے لے آئیں گے۔ حضور مسیح موعود نے موعود رجل فارس ہونے کا دعویٰ فرمایا ہے۔ بلکہ آئندہ جماعت میں بھی بشارت دی ہے کہ **لو کان الایمان معلقاً باالثریا لناله' رجل'' من ابناء الفارس** (تذکرہ طبع چہارم صفحہ ۲۴۳) یعنی اگر ایمان مفقود ہوکر ثریا کے ساتھ معلق ہو جائے تو ابنائے فارس یعنی حضور مسیح موعود کی ذریت میں سے ایک شخص اُسے واپس زمین پر لے آئیگا۔ اسلام سے قبل بھی بعض انبیاء نے مسیح موعود کے بعد اُس کے بیٹے اور پوتے کو اُس کے روحانی تخت کا وارث ہونے کی پیشگوئی کی تھی۔ اسی طرح امت میں بھی حضرت نعمت اللہ ولی کی یہ پیشگوئی کہ مسیح موعود کے دور کے بعد اُس کا ایک بیٹا اُس کی یادگار رہوگا۔ یہ سب پیشگوئیاں اِس بات کی غماز ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور مسیح موعود کے بعد اپنی اس سنّت کو بھی کہ وہ بعض اوقات اور ادوار میں نزول مرسلین اپنی قدرت کے اظہار کیلئے کسی بزرگ مرسل کی صلبی نسل میں سے بھی کرسکتا ہے اور چونکہ حضور مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کا لقب دیا تھا نیز داؤد کا بھی اس لیئے اگر اُن سے مشابہت کیلئے آپ کی اولاد میں مقربین پیدا ہونے کی بھی بشارت دے تو اُس کے قانون یعنی **یلقی الروح من امرہ علیٰ من یشاءُ من عبادہ.** کے خلاف نہیں۔ تاہم حتمی طور پر ان مرسلین کیلئے بھی معیارِ صداقت وہی رہتا ہے جو کہ عمومی طور پر دوسرے عام مرسلین کیلئے ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے حضور مسیح موعود کو پیشگوئیوں کے مطابق ۱۴ ویں صدی کے سر پر اصلاحِ خلق اور اسلام کی سرسبزی کی بحالی کیلئے اور قیامِ شریعت کیلئے مبعوث فرمایا تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے اِس عظیم کام کیلئے استعانت طلب کی اور چالیس روز چلہ کشی کی اور اس دوران نہایت گریہ زاری اور تضرع سے اسلام کی زبوں حالی دور ہونے اور کلام اللہ کے شرف اور حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بلند شان اور مرتبہ کے اظہار کیلئے دُعائیں کیں۔ تب خدائے بزرگ و برتر اور قادر و توانا نے آپ کی تضرعات کو سُنا اور آپ کو بشارت دی، تاکہ پہلے انبیاء نیز نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارات بھی پوری ہوں۔ نیز بعض بزرگان امت کی بھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعہ سے نیز آپ کی صلبی ذریت کے بعض افراد کو بھی اس مقصد کیلئے مامور کرے گا۔ سو یہ ہے عمومی پسِ منظر مصلح موعود کی پیشگوئی کا جو کہ آپ نے اللہ تعالیٰ سے الہام پاکر ۱۸۸۶ء میں شائع فرمائی۔

پیشتر اس کے کہ پیشگوئی مصلح موعود پر تفصیلی بحث کی جائے مناسب ہوگا کہ اُن الزامات۔ اعتراضات اور بہتانوں کی فہرست کا مطالعہ کرلیا جائے جو کہ آپ کے معاندین اور حاسدین نے لگائے ہیں۔

معاندین۔ مخالفین سیدنا محمود کے خیالات۔ الزامات اور بہتانات کی فہرست:۔

(۱) یہ کہ حضور مسیح موعود نے پیشگوئی ۱۸۸۶ء بسلسلہ مصلح موعود کے اجتہاد کرنے میں غلطی کی تھی۔ ۹ سال کی مدت کا تعین بھی اجتہادی غلطی تھی۔

(۲) یہ کہ حضور صاحبزادہ مرزا مبارک احمد پسرِ چہارم کے متعلق خیال فرماتے تھے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اُسے زندگی عطا فرمائی تو وہ مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوگا۔

(۳) یہ کہ سیدنا محمود، حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد میں سے بھی کوئی مصلح موعود بننے کی اہلیت نہیں رکھتا تھا۔

کیونکہ یہ پیشگوئی صرف پسر چہارم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کیلئے تھی۔

(۴) یہ کہ سیدنا محمود نے خلیفہ ثانی بننے کے بعد پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق بننے کیلئے سعی شروع کردی یعنی اس غرض کیلئے پلاننگ کرنی شروع کردی۔

(۵) یہ کہ سیدنا محمود نے نعوذ باللہ جھوٹا دعویٰ کیا تھا۔

(۶) یہ کہ پیشگوئی مصلح موعود ۱۵ویں صدی کے مجدد کے بارے میں تھی اور سیدنا محمود ۱۴ویں صدی میں پیدا ہوئے اور ۱۴ویں صدی میں ہی وصال پا گئے اس لیئے اُن پر منطبق نہیں ہوتی۔ لہٰذا نعوذ باللہ اُن کا دعویٰ باطل ہے۔

(۷) یہ کہ حضور مسیح موعود کی صلبی اولاد سے مصلح موعود کا ہونا ضروری نہیں۔ کوئی بھی آپ کی جماعت میں سے مصلح موعود ہوسکتا ہے۔

(۸) سیدنا محمود کی پیرانہ سالی میں علالت کو بھی یہ لوگ دلیل قرار دیتے ہیں کہ نعوذ باللہ جھوٹا دعویٰ کرنے پر ایسے ہُوا۔

یہ ہے خلاصہ معاندین کی باتوں کا جس کا جواب انشاء اللہ العزیز دینا مقصود ہے تاکہ سعادت مندوں پر حقیقت مُنکشف ہو کر اُن کے ایمان اور معرفت میں ترقی ہو۔

راقم کے نزدیک سب سے پہلے اُس بہتان کا ازالہ ضروری ہے جو کہ حاسدین، مکذبین نے آپ پر لگایا ہے کہ نعوذ باللہ جھوٹا دعویٰ کیا تھا۔

(۱) آسمانی شہادت کہ سیدنا محمود صدیق تھے۔

حضور مسیح موعود نے فرمایا :۔ "ایک گھنٹہ ہوا ہوگا ہم نے دیکھا کہ والدہ محمود قرآن شریف آگے رکھے ہوئے پڑھتی ہیں۔ جب یہ آیت پڑھی۔ ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النّبین والصدیقین والشھدٰاء والصالحین وحسن اولئک رفیقا . جب اولئک پڑھا تو محمود سامنے آ کھڑا ہوا۔ پھر دوبارہ اولئک پڑھا تو بشیر آ کھڑا ہوا۔ پھر شریف آ گیا۔ پھر فرمایا جو پہلے ہے وہ پہلے ہے" (تذکرہ صفحہ ۹۹/۹۸ طبع چہارم)

مندرجہ بالا آسمانی گواہی سے یہ بین طور پر ثابت ہے کہ سیدنا محمود کا درجہ یقیناً ایک صدیق کا ضرور ہے۔ کیا صدیق حضرات نعوذ با اللہ جھوٹ بولا کرتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ لہٰذا بہتان تراش خود کاذب ہے۔

(۲) سب جانتے ہیں کہ سید نا محمود عامۃ المؤمنین کے انتخاب سے حضور مسیح موعود کے بعد دوسرے خلیفہ ہوئے اور حضور خود ایک مرسل اور امتی نبی تھے اور سیدنا محمود اُن کے حواری تھے۔ مسلم کتاب الایمان میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان

یوں درج ہے۔

"حضرت عبداللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ سے قبل اللہ تعالیٰ نے جس قدر بھی نبی مبعوث فرمائے انہیں کچھ مخلص اصحاب/حواری ایسے ملے جو اُن کے طریقہ کار پر عمل پیرا ہوتے اور اُن کی کامل اتباع کرتے۔ پھر اُن کی وفات کے بعد کچھ ایسے ناخلف پیدا ہوئے جو ایسی باتیں کہتے جن پر وہ خود عمل نہ کرتے اور ایسی باتیں کرتے جن کا اُنہیں حکم نہیں دیا گیا۔"

یہ حدیث بھی کسی نبی کے حواری خلیفہ کے متعلق یہ تصدیق کرتی ہے کہ وہ اپنے نبی کی کامل اتباع کرتے ہیں۔ حضرت سیدنا محمود پر بھی یہ حدیث منطبق ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پاک رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہادت ہے کہ حواری خلفاء گمراہ نہیں ہوتے نہ ہی کذب بیانی کرتے ہیں۔ لہٰذا سیدنا محمود پر جھوٹ کا بہتان لگانے والے خود اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم سے منحرف اور کاذب ہوئے۔

(۳) سیدنا محمود کے ذریعہ اظہار غیب:۔ اللہ تعالیٰ خصوصاً اپنے مرسلین، نبیین پر اظہار غیب فرمایا کرتا ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں فرمایا! **لا یظھر علیٰ غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول** (سورۃ الجن ۲۸/۲۷)

اگرچہ سیدنا محمود کا مرسل ہونے کا دعویٰ نہ تھا مگر بوجہ اللہ تعالیٰ کے مقرب ہونے کے اُس کریم ذات نے اُن کو اِس نعمت سے بھی وافر حصہ عطا فرمایا۔ چنانچہ آپ کے رویا صادقہ اور کشوف والہامات پر مشتمل ایک ضخیم کتاب موسوم بہ "رویا وکشوف سیدنا محمود" عرصہ سے شائع شدہ ہے اور اس بات کا ثبوت کہ اللہ تعالیٰ آپ کو سچے الہامات اور رویا وکشوف اور اخبار غیبیہ سے نوازتا تھا۔

(الف) چنانچہ دعویٰ مصلح موعود کے بعد یعنی ۶ جنوری ۱۹۴۴ء کے بعد آپ نے اپنی بقیہ عمر کے حوالے سے ایک رویا بیان کی جو کہ الفضل ۲۹ اپریل ۱۹۴۴ء صفحہ نمبر۲ پر درج ہے۔ نیز "رویا وکشوف سیدنا محمود" کے صفحہ ۲۰۸ زیر نمبر ۲۷۶ درج ہے کہ اکیس۔ اکیس۔ چنانچہ دعویٰ مصلح موعود کے بعد آپ نے اکیس برس عمر پائی اور آپ کا وصال نومبر ۱۹۶۵ء میں ہوا۔ ۱۹۵۴ء میں باوجود ایک شدید قاتلانہ حملہ کے اللہ تعالیٰ نے بطور نشان آپ کی بقیہ عمر حسبِ رویا اکیس سال تک لمبی کی۔ **نعوذ باللہ** کاذب کی پیشگوئی اللہ تعالیٰ یوں پوری کیا کرتا ہے۔؟ جو معاندین سیدنا محمود کی پیرانہ سالی میں علالت کو اُن کے خلاف ایک حُجت قرار دیتے ہیں کیا اُن لوگوں نے حضرت ایوب علیہ السلام پر بیماری کے ابتلا کے متعلق جو کہ اللہ تعالیٰ کے نبی تھے۔ قرآن پاک میں نہیں پڑھا۔ سیدنا محمود کی علالت گو جماعت کیلئے ایک سخت ابتلا تھا مگر اس آزمائش کے نیچے بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کا خزانہ عطا فرمایا۔ اول تو جماعت میں احساس ذمہ داری بڑھا۔ دوئم اللہ تعالیٰ نے آپ کی اِس علالت کے دوران آپ کے صاحبزادے حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد کو جنہوں نے بعد میں یعنی ۱۹۶۶ء میں اللہ تعالیٰ سے ایوب کا خطاب بھی پایا۔ کو احمدی مؤمنین میں اُن کے نعم البدل کے طور پر کام کرنے کا موقع دیا اور انہوں نے احباب جماعت کے حوصلے بلند کردیئے اور خود بھی اُن کا یہ وہ دور ثابت ہوا

جو کہ حضرت ایوب علیہ السلام کا اُن کے ابتلاء سے پہلے خوشحالی کا دور تھا۔ راقم نے اُن کی سیرت حصہ اول میں اِس نکتہ کو اجاگر کیا ہوا ہے۔ یہ سب کچھ قضاوقدر سے ہوا اور سیدنا محمود کی بیماری کا اعتراض کرنے والے اِس روحانی معرفت سے نابلد محض ہیں۔ اُن سے سوال ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے اُن کو بیماری سے محفوظ رہنے کی گارنٹی دے دی ہوئی ہے؟

(ب) آپ نے سورۃ الانبیا کی تفسیر میں بیان فرمایا تھا کہ حضور مسیح موعود کی جماعت میں ایک مثیل ایوب علیہ السلام پیدا ہوگا۔ چنانچہ حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد کو ۱۹۶۶ء کے اوائل میں اللہ تعالیٰ نے ایک رویا صادقہ کے ذریعے منکشف فرمایا کہ وہ مثیل ایوب ہیں اور مسیح موعود کی مدد کیلئے آسمان سے نازل کیئے گئے ہیں۔ یہ بات راقم نے اس سے قبل بیان سیرت حضرت ایوب احمدیت قسط اول میں تحریر کی ہے۔

(۲) مزید سیدنا محمود نے ۲۶ مارچ ۱۹۴۶ء میں ایک رویا کے ذریعہ بیان کیا کہ جو کہ کتاب "رویا وکشوف سیدنا محمود" کے صفحہ 312 زیر نمبر 384 میں درج ہے کہ ۱۴۲۷ء ہجری میں اُن کا مثنٰی یعنی مثیل جماعت میں اصلاح احوال کیلئے منجانب اللہ ظہور پذیر ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے راقم کو اس پیشگوئی کا مصداق بنا کر اِس کام کیلئے کھڑا کیا ہوا ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ نعوذ باللہ کسی کاذب کی پیشگوائیاں اس طرح پوری کیا کرتا ہے؟ فتدبّرو۔

آپ کی صداقت کیلئے اور بھی بہت سی شہادتیں ہیں۔

پیشگوئی مصلح موعود ۱۸۸۶ء سے قبل حضور مسیح موعود کی اولاد کے بارے میں تین اہم رویا :۔

پیشتر اس کے کہ پیشگوئی مصلح موعود سے متعلق حضور مسیح موعود کے الہام کو زیر بحث لایا جائے۔ اس بات کا بین طور پر ادراک ضروری ہے کہ اُس علیم وخبیر اور عالمُ الغیب ذات خداوندی کے پاک علم میں یہ بات تھی کہ وہ آپ کو اپنی قدرت کے اظہار کیلئے منتخب فرما کر مامور کرے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے پیشتر اس پیشگوئی مصلح موعود کے جو کہ ۱۸۸۶ء میں شائع کی گئی اس کے مضمون کی بنیاد کے طور پر مندرجہ ذیل تین مبشرات آپ کو دکھائی تھیں جن کا فہم اور ادراک اس عظیم پیشگوئی کے سمجھنے کیلئے بہت کلیدی ہے۔

(۱) سال ۱۸۸۱ء بحوالہ تذکرہ طبع چہارم صفحہ ۳۶۔ حضور مسیح موعود جبکہ آپ ماموریت سے قبل کے مراحل میں تھے۔ خدا نے آپ کو مخاطب کر کے فرمایا! انّا نبشرک بغلام حسینٍ۔

یعنی ہم تجھے ایک حسین لڑکے کے عطا کرنے کی خوشخبری دیتے ہیں........ اِس سے قریباً تین برس کے بعد.......... دہلی میں میری شادی ہوئی اور خدا نے وہ لڑکا بھی دیا اور تین اور عطا کیئے۔ تریاق القلوب (تذکرہ طبع چہارم صفحہ ۳۶)

(۲) سال ۱۸۸۴ء تذکرہ طبع چہارم کے صفحہ ۶۲ ۷ پر حضرت ام المؤمنین کا قول یوں درج ہے۔

"جب میری شادی ہوئی اور میں ایک مہینہ ٹھہر کر قادیان واپس گئی تو اُن ایام میں حضرت مسیح موعود نے مجھے ایک خط لکھا کہ میں نے خواب میں تمہارے تین جوان لڑکے دیکھے ہیں۔"

(۳) سال ۱۸۸۵ء تذکرہ طبع چہارم کے صفحہ ۱۲۹ پر حضور مسیح موعود کا ۲۷ جون ۱۸۹۹ء کا بیان درج ہے کہ قریباً چودہ برس کا عرصہ گزرا ہے۔

میں نے خواب میں دیکھا کہ میری اِس بیوی کو (یعنی حضرت ام المؤمنین ۔ ناقل) کو چوتھا لڑکا پیدا ہوا ہے۔اور تین پہلے موجود ہیں۔"

مندرجہ بالا تینوں مبشرات کا بغور مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور مسیح موعود کو ایک **"حسین"** بیٹا عطا کرنا تھا۔ مزید یہ کہ تین بیٹے لمبی عمر پانے والے ہونگے۔ان تین لمبی عمر پانے والے بیٹوں کے روحانی درجات سے متعلق اللہ تعالیٰ کا سٹیفکیٹ یعنی سیدنا محمود صدیق۔حضرت مرزا بشیر احمد شہید اور حضرت مرزا شریف احمد صالح ہیں اور اس سلسلہ میں حضور مسیح موعود کا رویا اس سے قبل اسی مضمون میں بحوالہ تذکرہ اوپر تحریر کر آیا ہوں۔اب رہا یہ سوال کہ **"حسین"** سے کیا مراد ہے کیونکہ ایسے بیٹے کی بشارت سب سے قبل ۱۸۸۱ء میں حضور مسیح موعود کو دی گئی تھی۔سو واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ جب اپنے پاک بندوں میں سے کسی کو "حسین" قرار دیتا ہے تو اُس سے اُس کی مراد خلیفہ اللہ/ مرسل سے ہوتی ہے۔ کیونکہ روحانی درجہ ششم پانے کے بعد یعنی مکمل صعود کے بعد اور روح القدس پانے کے بعد جب اصلاح خلق کیلئے "نزول" کرتا ہے تو جیسے حضور مسیح موعود فرماتے ہیں۔"یہ کیا حیرت انگیز نظارہ ہے کہ وہ حُسن جو حُسن معاملہ اور صدق وصفا اور محبت الٰہیہ کی تجلی کے بعد انسان میں پیدا ہوتا ہے۔اس میں ایک عالمگیر کشش پائی جاتی ہے۔وہ مستعد دلوں کو اس طرح اپنی طرف کھینچ لیتا ہے کہ جیسے شہد چیونٹیوں کو اور نہ صرف انسان بلکہ عالم کا ذرہ ذرہ اُس کی کشش سے متاثر ہوتا ہے(براہین احمدیہ۔روحانی خذائن جلد ۲۱،صفحہ ۲۲۳) ایسے پاک وجود کو حضور مسیح موعود نے جنت کا پھل بھی قرار دیا ہے۔انشاء اللہ اِس کی مزید تفصیل اور وضاحت اسی مضمون میں حضور مسیح موعود کے فرمودہ کے حوالے سے بیان کی جائے گی۔

پیشگوئی مصلح موعود ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء :۔

مندرجہ بالا بنیادی رویا کے بعد حضور مسیح موعود نے پیشگوئی مصلح موعود کے تفصیلی الہامات کی اشاعت فرمائی جو کہ آپ سب کے علم میں ہے۔ اِن الہامات کے سرسری مطالعہ سے معلوم ہو جاتا ہے کہ جس پاک وجود کے "نزول" کی بشارت دی گئی ہے وہ مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت کا حامل ہوگا جو کہ بین طور پر ایک مرسل کا اظہار کرتی ہے۔تاہم اللہ تعالیٰ کی کسی حکمت خفی سے خصوصاً ۱۸۸۵ء میں دیکھی گئی رویا جس کا اوپر ذکر کر دیا گیا ہے۔کو حضور بھول گئے۔اور اس پیشگوئی کے الہامات تحریر کرتے وقت جب یہ لکھا "وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا" تو بریکٹ میں لکھا کہ اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے۔حالانکہ مندرجہ بالا رویا ۱۸۸۵ء میں تین کی موجودگی میں چوتھے بیٹے کی پیدائش کی بشارت تھی۔ اِس بھول کے نتیجے میں آپ کو اجتہاد میں غلطی لگی اور آپ نے جو ۹ سال کی مدت کا ذکر کیا وہ بھی اجتہادی غلطی ثابت ہوئی۔حضور مسیح موعود کا رجحان کچھ عرصہ تک یہی رہا کہ بشیر اول کی وفات کے بعد ممکنہ طور پر بشیر ثانی مرزا محمود احمد پسر موعود

ہوں۔ تاہم آپ نے شائع کیا کہ جب قطعی طور پر اللہ تعالیٰ یہ بتائے گا کہ بشیر ثانی ہی اُس کی نظر میں پسر موعود ہے تو اس کی اطلاع دی جائے گی۔ لیکن آپ نے اِس امر کو کنفرم نہیں کیا کہ بشیر ثانی حضرت صاحبزادہ محمود احمد ہی ضرور مصلح موعود ہونگے۔

چنانچہ ۱۸۹۱ء میں ازالہ اوہام کو تحریر کرتے ہوئے اِس معاملہ کو عام یعنی Generalized کر دیا کہ میری ذریت سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کوئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی۔ وہ آسمان سے اُترے گا اور زمین والوں کی راہ سیدھی کر دے گا۔ وہ اسیروں کو رُستگاری بخشے گا اور اُن کو جو شبہات کی زنجیروں میں مقید ہیں رہائی دے گا۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مظهر الحق و العلا كان الله نزل من السّماء ۔ (ازالہ اوہام حصہ اول/ روحانی خزائن جلد ۳۔ صفحہ ۱۸۰، نیز تذکرہ طبع چہارم صفحہ ۱۷۸)۔ نیز حضور مسیح موعود نے توجہ دلائی کہ :

"اُس مسیح کو یاد رکھو جو اِس عاجز کی ذریت میں سے ہے۔ جس کا نام ابن مریم بھی رکھا گیا ہے۔ کیونکہ اس عاجز کو براہین میں مریم کے نام سے بھی پکارا ہے۔" (روحانی خزائن جلد ۳۔ صفحہ ۳۱۸)۔

مندرجہ بالا دونوں بشارات، پیشگوئی مصلح موعود کے مضمون ہی کی حامل ہیں تاہم بین طور پر حضور مسیح موعود نے اپنے صاحبزادوں میں سے کسی کا بھی نام یہاں متعین نہیں فرمایا!

اِس بات کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ حضور مسیح موعود سے یہاں اجتہاد میں غلطی الٰہی تقدیر سے واقعہ ہوئی تھی۔ اِس بارے میں حضور فرماتے ہیں۔

"نبی کی غلطی جائے عار نہیں ہُوا کرتی اصل صورت جو معاملہ کی ہوتی ہے وہ پوری ہو کر رہتی ہے اور انسان اور خدا میں یہی تو فرق ہے۔" ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۳۲۹)

نیز فرمایا۔ "بعض اوقات نبی کو اجتہاد اور تفہیم الہام میں غلطی ہو جاتی ہے۔ یہ غلطی اگر احکام دین کے متعلق ہو تو اُن کو فوراً متنبہ کیا جاتا ہے۔ لیکن دوسرے امور میں ضروری نہیں کہ وہ اطلاع دیئے جاویں" (ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۸۵)

چنانچہ یہ بات واضح ہوگئی کہ "تین کو چار کرنے والا ہوگا" کہ معنی یہی تھے کہ تین بیٹے حضرت اُم المؤمنین سے زندہ موجود ہونگے۔ تو اُس کے بعد جو چوتھا پیدا ہوگا وہی ان صفات کا حامل ہوگا جو کہ تفصیلاً پیشگوئی مصلح موعود میں درج ہیں۔ یعنی مسیحی نفس اور روحُ الحق کی برکت پانے والا پسر چہارم کے متعلق مزید تحریر کرنے سے پہلے جس کی صفات اور شان کا ذکر پیشگوئی مصلح موعود میں ہے۔ راقم حضور مسیح موعود کی اُس ایک رویا کا ذکر ضروری سمجھتا ہے جو کہ وہ اُس پیشگوئی کی پیچیدگی کو کھولنے میں مددگار ہے اور پیشگوئی مصلح موعود ۱۸۸۶ء کے بعد اُسی سال دیکھی تھی۔

۱۸۸۶ء حضور فرماتے ہیں!

"شاید چار ماہ کا عرصہ ہوا کہ اِس عاجز پر ظاہر کیا گیا تھا کہ ایک فرزند قوی الطاقتین کامل الظاہر والباطن تم کو دیا جائے گا سو اُس کا نام بشیر ہوگا۔ اب تک

میرا قیاسی طور پر خیال تھا کہ شاید وہ فرزند مبارک اسی اہلیہ سے ہوگا۔اب زیادہ تر الہام اس بات میں ہو رہے ہیں کہ عنقریب ایک اور نکاح تمہیں کرنا پڑے گا اور جناب الٰہی میں یہ بات قرار پا چکی ہے۔کہ ایک پارسا طبع اور نیک سیرت اہلیہ تمہیں عطا ہوگی۔وہ صاحب اولاد ہوگی۔اِس میں تعجب کی بات یہ ہے کہ جب الہام ہوا تو کشفی عالم میں چار پھل مجھ کو دیئے گئے۔تین اُن میں سے آم کے تھے۔مگر ایک پھل سبز رنگ بہت بڑا تھا۔وہ اس جہاں کے پھلوں کے مشابہ نہیں تھا۔اگر چہ یہ بات الہامی نہیں مگر میرے دل میں یہ پڑا ہے کہ وہ پھل جو اس جہاں کے پھلوں میں سے نہیں ہے۔وہی مبارک لڑکا ہے۔کیونکہ کچھ شک نہیں کہ پھلوں سے مراد اولاد ہے اور جبکہ ایک پارسا طبع اہلیہ کی بشارت دی گئی اور ساتھ ہی کشفی طور پر چار پھل دیئے گئے جن میں سے ایک پھل الگ وضع کا ہے تو یہی سمجھا جاتا ہے،"**واللہ اعلم بالصواب** " (تذکرہ طبع چہارم صفحہ ۱۴۲) یہاں پر بھی حضور مسیح موعود کے قیاس اور اجتہادی خیال کا ذکر ہے کہ شاید حضرت ام المؤمنین کے علاوہ دوسری شادی سے مصلح موعود پیدا ہو۔تاہم اس مزعومہ شادی کی ضرورت نہ پڑی دوسرے جو حضور کا خیال تھا کہ وہ پھل جو اس جہاں کے پھلوں سے مشابہ نہیں وہی مبارک لڑکا ہے یہ اجتہاد بالکل درست تھا بلکہ یہ وہی **"حسین"** لڑکا ہے جس کی بشارت اللہ تعالیٰ نے آپ کو ۱۸۸۱ء میں شادی سے بھی تین سال قبل دی تھی۔حضور مسیح موعود اپنی تصنیف اعجاز المسیح مطبع ۱۹۰۱ء۔روحانی خزائن جلد۔۱۸ کے صفحہ ۴۷ پر انبیاء و مرسلین کے بارے میں فرماتے ہیں۔(عربی) **وانھم ثمرات الجنتہ** ۔(فارسی) وایشاں میوہ ہائے بہشت اند۔ یعنی انبیاء اور مرسل جنت کے پھل ہوتے ہیں چنانچہ بلاشبہ تین کو چار کرنے والا صاحبزادہ مرزا مبارک احمد ہی ان صفات کا حامل ہو سکتا تھا۔کیونکہ بالفعل حضور مسیح موعود کے تین لمبی عمر پانے والے بیٹوں یعنی سیدنا محمود۔حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد اور حضرت صاحبزادہ شریف احمد میں سے کسی نے بھی مرسل ہونے کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ وہ علی الترتیب صدیق۔شہید اور صالح کا رُتبہ رکھتے ہیں۔جیسا کہ گزشتہ اوراق میں منجانب اللہ اسی دُنیا میں اُن کے مراتب کا اظہار ہو چکا ہے۔جنت کے پھل سے متعلق حضور مسیح موعود کی ایک اور رویا آئندہ سطور میں بیان کی جائے گی جو کہ اس پیشگوئی کا مزید انشراح کے ساتھ حل پیش کرتی ہے۔تاہم جہاں تک تین کو چار کرنے والے کی علامت تھی حضور مسیح موعود نے اس کے متعلق مطلق اظہار اپنی تصنیف نزول المسیح جو کہ پیشگوئی مصلح موعود کے سولہ سال بعد یعنی ۱۹۰۲ء میں شائع کی گئی کے صفحہ ۵۷ زیر پیشگوئی نمبر ۵۸ کر دیا ہوا ہے جو فرمایا کہ " تین کو چار کرنے والا مبارک " (روحانی خزائن جلد ۱۸۔صفحہ ۵۷)

پسر چہارم کی ولادت اور وصال:۔

حضور مسیح موعود کا چوتھا بیٹا ۱۴ جون ۱۸۹۹ء کو پیدا ہوا جبکہ تین بیٹے جن کیلئے لمبی عمر مقدر تھی یعنی صاحبزادہ مرزا محمود احمد، صاحبزادہ مرزا بشیر احمد اور صاحبزادہ مرزا شریف احمد۔زندہ موجود تھے۔اس طرح آپ کی وہ رویا جو ۱۸۸۵ء میں دیکھی اور اوپر مذکور ہے پوری ہوگئی۔اِس بیٹے کی پیدائش سے ایک روز قبل حضور کو اُس کے متعلق الہام ہوا۔ **اِنّی اسقط من اللہ و اصیبہ**"

یعنی میں خدا کے ہاتھ سے زمین پر گرتا ہوں اور خدا ہی کی طرف جاؤں گا۔میں نے (حضور مسیح موعود نے ناقل) اپنے اجتہاد سے اس کی یہ تاویل کی کہ یہ لڑکا نیک

ہوگا اور رو بخدا ہوگا اور خدا کی طرف اُس کی حرکت ہوگی اور یا یہ کہ جلد فوت ہو جائے گا۔ اس بات کا علم خدا تعالیٰ کو ہے کہ اِن دونوں باتوں میں سے کون سی بات اُس کے ارادہ کے موافق ہے (تذکرہ طبع چہارم صفحہ ۳۳۵/۳۳۴)

چنانچہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد بچپن میں ہی ۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء کو وفات پا گیا۔

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کی پیدائش کے بعد آپ کو مورخہ جون ۱۸۹۹ء کو الہام ہوا "کفیٰ ھٰذا. ترجمہ یہ کافی ہے۔

اِس میں اس طرف اشارہ تھا کہ اس کے بعد یعنی صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کے بعد آپ کے ہاں نرینہ بچہ نہیں ہوگا۔ چنانچہ بالفعل ایسے ہی ہوا۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کی وفات کے روز ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو بشارت دی کہ انّا نبشرک بغلام حلیم۔ ترجمہ تجھے حلم والے لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں (تذکرہ طبع چہارم صفحہ ۶۳۰)

پھر تقریباً ایک ماہ بعد مزید تفصیل سے الہام ہوا۔ انّا نبشرک بغلام حلیم ینزل منزل ِ المبارک.

ترجمہ: ہم تجھے حلم والے لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں وہ مبارک احمد کی شبیہہ ہوگا۔ یعنی پیشگوئی مصلح موعود میں بیان کی گئی صفات کا حامل ہوگا۔ اس کے بعد بھی حُضور کو مسلسل متعدد بشارات دی گئیں جو کہ آئندہ آپ کی ذریت میں پیدا ہونے والے اُس عظیم الشان فرزند کیلئے تھیں جس نے "بمنزله مبارک احمد "ہونا تھا۔ چنانچہ اگر تذکرہ کو غور اور تدبر سے پڑھیں تو معلوم ہو جائے گا کہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کے حوالے سے آپ کے آئندہ نازل ہونے والے مثیل کیلئے مختلف حالات اور واقعات جو اُس کو پیش آنے تھے۔ اُن کا اللہ تعالیٰ نے اشارہ کر دیا ہوا ہے۔

تاہم حضور مسیح موعود نے بھی نہایت مہربانی فرما کر الوصیت میں اُن سب کا نچوڑ آسان اور سلیس زبان میں دسمبر ۱۹۰۵ء میں فرما دیا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا!

"خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کیلئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اُس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا۔ اور اُس کے ذریعے سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی قبول کریں گے۔" (الوصیت صفحہ ۶)

مزید آپ نے رہنمائی اور تاکید فرمائی کہ "سو اُن دنوں کے منتظر رہو اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اُس کے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا ابھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔ (الوصیت صفحہ ۶)

مصداق پیشگوئی مصلح موعود کا تعین:۔

اللہ تعالیٰ علیم وخبیر نے اِس عاجز راقم پر یوں فرمایا جو کہ حضور مسیح موعود کی مندرجہ ذیل رویا سے اخذ ہوتا ہے!

۲۳ جولائی ۱۹۰۵ء میں فرمایا۔" رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ایک آم ہے۔ جسے میں نے تھوڑا سا چُوسا تو معلوم ہوا وہ تین پھل ہیں۔ جب کسی نے پوچھا کہ کیا پھل ہیں تو کہا ایک آم ہے، ایک طوبیٰ اور ایک اور پھل ہے" (تذکرہ طبع چہارم صفحہ ۴۷۷)

مندرجہ بالا رویا سے یقینی طور پر معلوم ہوا کہ سیدنا محمود صدیق کا مصلح موعود سے ضرور تعلق ہے۔ وہ یوں کہ صفحاتِ گزشتہ پر خود حُضور مسیح موعود کی تفہیم "آموں" کے سلسلے میں بیان کر دی گئی ہے کہ یہ فرزندوں کے بارے میں ہے۔ کیونکہ آپ کے تینوں لمبی عمر پانے والے بیٹوں کو تین آموں کی شکل میں دکھایا گیا تھا۔ جس آم کو حُضور نے چوسا وہ بالبداہت تینوں فرزندوں میں سے حضرت سیدنا محمود صدیق ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خلیفہ بنا کر آپ کے مشن میں آپ کا خدمت گار بنایا۔ یہ ہے مفہوم آم کو چُوسنے کا۔ پھر بعد میں اُسی آم سے طوبیٰ کا اور ایک اور پھل کا پیدا ہونا اِس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ سیدنا محمود صدیق کے وجود سے یعنی تُخم سے طوبیٰ پیدا ہوگا جو کہ جنت کا پھل ہے۔ یعنی مرسل مجدد پیدا ہوگا۔ جیسا کہ حضور مسیح موعود کی تحریر سے گزشتہ اوراق میں ثابت کر آیا ہوں کہ مرسلین ونبین کو ثمر جنت کہا جاتا ہے۔ چنانچہ سیدنا محمود صدیق کی اولاد میں سے صاحبزادہ مرزا رفیع احمد ایوب احمدیت مثل ایوب ہونے کے مدعی اور مسیح موعود کی مدد کیلئے من جانب اللہ نازل ہونے والے فرد ہیں۔ جیسا کہ یہ راقم اپنے مختلف شائع کردہ خطوط میں احبابِ جماعت کو مطلع کر چُکا ہے۔ طوبیٰ کے علاوہ جو ایک اور پھل دکھایا گیا اس کا تعلق بھی سیدنا محمود سے ہے تاہم اس کی تفہیم بھی انشاء اللہ آئندہ اپنے وقت پر کھل جائے گی۔

سو یہ ہے شان حضرت سیدنا محمود صدیق کی۔ الحمد اللہ مولیٰ کریم نے اپنے فضل اور احسان سے اِس مسئلہ کا فہم مجھے عطا فرمایا۔

سیدنا محمود صدیق کا دعویٰ مصلح موعود ہونے کا:۔

یہاں پر ایک سوال جو عام طور پر پیدا ہوگا وہ یہ ہے کہ اگر "طوبیٰ"۔ مثیل مبارک یعنی مُرسل مجدد حضرت مرزا رفیع احمد ہیں تو پھر سیدنا محمود صدیق نے مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کیوں کر کیا ؟ یہ اُن لوگوں کا خیال ہوسکتا ہے جو کہ ظاہر بین ہیں اور روحانی علوم کی معرفت اور باریکیوں سے ناواقف ہیں۔ روحانی عالم میں یوں بھی ہوتا ہے کہ کوئی وعدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی نبی سے کیا جاتا ہے مگر وہ اُسکی اولاد یا متبعین کے ذریعے پورا ہونا ہوتا ہے۔ جیسے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رویا میں قیصر وکسریٰ کے محلات کی کُنجیاں عطا فرمائی گئیں مگر عملی طور پر یہ فتوحات حضرت عمرؓ کے عہد میں ہوئیں۔ اسی طرح نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے یہ نوید دی کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے دین حق اسلام کو تمام دُنیا پر غالب فرمائے گا۔ مگر اِس کی تفہیم یہ لی جاتی ہے کہ حضور مسیح موعود کے ذریعے یہ وعدہ پورا ہوگا اور آپ نے بھی اِس کے لیئے تقریباً تین سو سال کی مدت بتائی ہے۔ یہ عام فہم معاملہ ہے۔ حضور مسیح موعود نے اِس ضمن میں ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد سوم کے صفحہ ۳۱۷ اور ۳۱۸ پر تفصیل سے بحث فرمائی ہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد ایوب احمدیت ،سیدنا محمود صدیق کی اولاد اور آپ کے متبعین میں سے اعلیٰ پائے کے فرد تھے۔ جو لوگ سیدنا محمود کے دعویٰ پر معترض ہیں کہ پیشگوئی اُن کے خیال میں تو پندرھویں صدی کے مجدد کے بارے میں تھی اور وہ تو چودھویں صدی ہجری میں پیدا ہو کر اسی صدی میں ہی وفات بھی پا گئے ۔ایسے اعتراض کرنے والوں کے جواب میں عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ خدمت اُن کے فرزند حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب ایوب احمدیت سے لے لی اور پیشگوئی مصلح موعود ۱۸۸۶ء کی کوئی شق اگر معترضین کے خیال میں سیدنا محمود پر اطلاق نہیں پاتی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے متبع فرزند کے ذریعہ پوری فرما دی۔

سیدنا محمود صدیق نے جو دعویٰ کیا اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر کیا تھا۔ ہم اللہ تعالیٰ کی بات پر ایمان لاتے ہیں جس نے اُن کے متعلق اسی دُنیا میں اظہار فرما دیا کہ وہ اُس کی پاک نظر میں صدیق ہیں۔اور جو کوئی اُن کے صدق پر معترض ہے خود اللہ تعالیٰ اور اُس کے پاک رُسل کا مکذب ہے۔

یہاں پر خاکسار حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد ایوب احمدیت کی ایک رویا صادقہ درج کرتا ہے جو آپ نے ۱۹۸۲ء سے قبل دیکھی۔

رویا: "میں نے ایک دفعہ دیکھا کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کیلئے جا رہا ہوں اور حضور ایک کمرے میں استراحت فرما رہے ہیں۔اُس وقت مجھے خیال آتا ہے کہ اللہ والے لاڈلے اور لاڈ کے پالے ہوتے ہیں۔اگر کوئی بات اُن کے خلاف مزاج ہو جائے خواہ کتنی معمولی کیوں نہ ہو تو چونکہ وہ اللہ کے لاڈلے ہوتے ہیں اُن کی ناراضگی کا ڈر ہوتا ہے اور اُن کی ناراضگی بہت خطرناک ہوتی ہے۔اِس خیال سے میں اتنا سہم جاتا ہوں اور اسطرح ڈرڈر کر قدم اُٹھاتا ہوں کہ گویا میری جان کا خطرہ ہے کہ ذرا آواز نکالنا جو ذرا بھی خلافِ منشا ہو میں سمجھتا ہوں کہ میرے نزدیک ہلاکت کا موجب ہو سکتی ہے۔اس طرح آہستہ آہستہ ڈرتے ڈرتے میں حضور کے سامنے جا کھڑا ہوتا ہوں۔حضور اپنی آنکھیں کھول کر مجھ پر نظر ڈالتے ہیں اور فرماتے ہیں رفیع محمود! یعنی رفیع اور محمود ایک ہی ہیں اتنی شدید مشابہت ہے۔"

تحریر بالا کی فوٹو اسٹیٹ لف ھٰذا ہے۔

آخر میں حضور مسیح موعود کا ایک رہنما فرمان درج کرتا ہوں فرمایا! **"پیشگوئیوں کا صحیح مفسر خود زمانہ ہے"** (ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۲۶۵)

و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین . والسلام علیٰ من التبع الھُدیٰ

ناچیز:- چوہدری غلام احمد

معتمد ایوب احمدیت و محمودِ ثانی

میں نے ایک دفعہ دیکھا کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کیلئے جا رہا ہوں اور حضور ایک کمرے میں استراحت فرما رہے ہیں۔ اس وقت مجھے خیال آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لاڈلے اور لاڈ کے پالے ہوئے ہیں اگر کوئی بات ان کے خلاف مزاج ہو جائے خواہ کتنی معمولی ہو تو ہرگز برداشت نہیں کرتے لاڈلے ہوتے ہیں ان کی ناراضگی کا ڈر ہوتا ہے اور ان کی ناراضگی بہت خطرناک ہوتی ہے اسی خیال سے کہ راستہ میں جاتا ہوں اور اس طرح آہستہ آہستہ ڈر ڈر کر قدم اٹھاتا ہوں کہ گویا میری جان کا خطرہ ہے کہ ذرہ آواز نکالنا جو ذرہ بھی خلاف منشاء ہو میں سمجھتا ہوں میرے لئے ہلاکت کا موجب ہو سکتی ہے اس لئے آہستہ آہستہ کمرہ میں حضور کے سامنے جا کر کھڑا ہو جاتا ہوں حضور اپنی آنکھیں کھول کر میری طرف دیکھتے ہیں اور فرماتے ہیں۔ رفیع محمود! یعنی رفیع اور محمود ایک ہی ہیں آگے
بشیر یہ بشارت ہے